رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے	عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور کاروباری امور کے متعلق خطوط و کتابت بنام منیجر ہو

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۳ جون ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | ۳ رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ | نمبر ۹۲-۹۳

مدینۃ المسیح

۳۱ - مئی کو طلباء ہائی سکول نے جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کی آمد کی خوشی میں ایک پر تکلف دعوت دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تقریر فرمائی جو آئندہ انشاء اللہ درج کی جائیگی۔

دارالامان میں پہلا روزہ یکم جون کو ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی روزانہ صبح کے وقت درس دیتے ہیں۔ اور بعد نماز ظہر جناب حافظ روشن علی صاحب کا درس ہوتا ہے۔ جو انشاء اللہ رمضان المبارک میں سارا قرآن کریم ختم کرائیں گے۔

۳ - جون کو حضور ملک معظم کی سالگرہ کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ کے تمام دفاتر اور سکولوں میں چھٹی منائی گئی۔

اخبار احمدیہ

(دفتر ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر)

برٹش حکام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امن پسند تعلیم اور احمدیوں کا عملاً برطانیہ کے ساتھ اظہار اخلاص اور وفاداری کرنا بعض حکام کے دلوں میں جذبات محبت پیدا کر رہا ہے۔ اور یہ حالت ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ مالک ہندوستان کے باہر بھی یہی حالت ہے۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص جو کچھ مدت ایک احمدی کے پاس رہتا رہا تھا۔ ملازمت کے لئے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا۔ جب افسر مذکور نے درخواست کنندہ کے حالات دریافت کئے۔ اور پوچھا کہ کہاں رہتے ہو۔ تو اس نے جواب دیا کہ فلاں احمدی کے پاس پھر ذیل کا مکالمہ ہوا۔

افسر - کیا تم بھی احمدی ہو

اُمیدوار (ڈر کر احمدی کے نام سے ناراض نہ ہو) نہیں صاحب!

افسر - افسوس کہ تم اتنی دیر احمدی کے پاس رہا مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا۔ جاؤ پہلے احمدی بنو۔ پھر فلاں تاریخ کو آنا۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ بعض حکام احمدیوں کی دیانت۔ امانت اور جذبات وفاداری کا احساس کرتے ہیں۔

ایک نیک جج

ایک غیر ملک سے اطلاع آئی ہے۔ کہ مخالفین نے

احمدیوں پر جھوٹا مقدمہ بنا رہا۔ عدالت میں پیش ہونے سے قبل احمدی وکیل نے جج کو اپنے عقائد سے مطلع کرنے کی خاطر سلسلہ کی چند کتابیں پیش ہونے کے لئے دیدیں۔ جج صاحب نے یہ کتابیں پڑھکر فرمایا۔

"ان کتابوں کے دیکھنے سے قبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) جھوٹا اور فریبی آدمی جانتا تھا۔ لیکن ان کتابوں کے دیکھتے دیکھتے میری حالت یہانتک بدل گئی کہ میرے اور میری اہلیہ کے منہ سے توبہ توبہ نکلا۔ اور ہماری چیخنے تک نوبت پہنچگئی ہے"

اللہ تعالےٰ اس نیک جج کو مسلمان احمدی بنائے

ایک افسر کی جان بچائی گئی

حافظ آباد ریلوے اسٹیشن پر لفٹنٹ گھم کی جان بچانے والا نوجوان بشیر حیات احمدی پسر محمد حیات صاحب سب انسپکٹر احمدی تھا۔ اس نوجوان احمدی کے وفادارانہ فعل پر ہمکو فخر ہے۔

روہیلکھنڈ میں اشاعت احمدیت

مکرم جناب حافظ مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپور سے تحریر فرماتے ہیں۔

جس شدت اور جوش و خروش کے ساتھ گذشتہ دو تین سال میں مخالفت ہوئی ہے اسی نسبت سے ان اضلاع میں احمدیت نے ترقی کی اور کر رہی ہے۔ مخالفانہ جلسوں کی ابتدا سے لیکر اب تک پہلی بیعت بریلی اور شاہجہانپور میں قریباً ۵۰ نفوس بڑھتے ہیں۔ اور یہ ایسی تعداد ہے۔ جو گذشتہ تین سال سے پیشتر دس دس برس کے لمبے زمانہ میں بھی داخل سلسلہ نہیں ہوئی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ جہاں مخالفت کی شدت احمدیوں کی تکالیف کا باعث اور مالی و جسمانی نقصان کا موجب بنتی ہے۔ وہاں بفضلہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی و اشاعت و شہرت کا ایک زبردست ذریعہ بھی۔ اب تو یہ حال ہے۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں بریلی سے ۱۵ نفوس بیعت کر چکے ہیں۔ شاہجہانپور کے دو نوجوانوں نے آج عریضہ بیعت ارسال کئے ہیں۔ ان کا داخل سلسلہ ہوجانا احمدیان شاہجہانپور کے لئے بڑا با برکت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان میں سے سید قطب الدین صاحب مولوی سید معین الدین صاحب مترجم "نپولین اعظم" کے فرزند ہیں۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ زلزلہ والے مضمون میں جس ہفتہ مولوی معین الدین صاحب کی کتاب نپولین اعظم کی عبارت زلزلہ یعنی جنگ کے ثبوت میں پیش کی گئی۔ اسی ہفتہ سید قطب الدین صاحب داخل سلسلہ ہوئے۔

سید قطب الدین صاحب کی درخواست بیعت

سیدی و مولائی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں نے گذشتہ تین مہینے میں جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف لطیف اور حضور والا کی بعض تصنیف منیف کے مطالعہ سے عزت کلی حاصل کی احمدیت کے متعلق زبانی باتیں کیں۔ اور سنیں غیر احمدیوں کے جلسے جو اس سال یہاں ہوئے دیکھے اور ان کی بعض کتب دیکھیں اور بعض کتب مقابلتہً بھی پڑھیں۔ بالآخر خدا نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائی کہ حضرت جری اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے تمام دعاوی میں صادق و امین ہیں پس میں حضور والا سے بادب ملتجی ہوں کہ مجھے شرف بیعت عطا فرمائیں اور میرے لئے استقلال و استقامت کی دعا۔ خادم سید محمد قطب الدین

سید شجاعت حسین صاحب کی درخواست بیعت

سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں نے اس طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تصنیف دیکھنے کا موقعہ پایا اور جب میں

احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی کے متعلق ضروری اعلان

تمام اصحاب ہمت و ذی اثر لوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی کیلئے اپنے اپنے علاقوں میں بھرتی شروع کر دیں۔ اور احمدیہ رنگروٹوں کی فہرست تیار کر کے میرے نام بقادیان روانہ فرمائیں۔ دستی خطوط بھی دوستوں کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ لیکن چونکہ اس کام میں جلدی کی ضرورت ہے لہذا اخبار میں بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے میں صرف اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ قادیان سے ۱۲۵ آدمیوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ جن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی شامل ہیں۔

نمونہ کے طور پر ایک معزز دوست کا خط درج کرتا ہوں۔ جو اپنے لڑکے کے متعلق لکھتے ہیں۔ "اگر حضرت صاحب خود ہادی علی کو اجازت دیدیں تو مجھے ذرا بھی عذر نہیں ہے۔ ایسے سوالات مجھ سے آپ کبھی نہ پوچھا کریں۔ میں نے اپنا اور اپنے بچوں کا تمام کام حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی مرضی پر منحصر رکھا ہے۔ اگر دربار خلافت سے حکم ہو یا مرضی معلوم ہو تو آپ سب کو مع میرے فرزند پر بھیج دیں۔ زہے نصیب و زہے سعادت کہ کوئی خدمت بن پڑے۔ لہذا آپ اس عریضہ کو پیش کر دیں اور جو حکم ملے اسکی تعمیل فرمائیں۔ میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے بخوشی اجازت ہے۔ نیازمند ذوالفقار علی از بجنور ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء"

یہ نمونہ ہے جس کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ تقلید چاہتے ہیں۔ اپنی طرف سے میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ جو آج پیچھے رہا وہ ہمیشہ کے لئے پیچھے رہا۔

خاکسار فتح محمد سیال۔ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۳ جون ۱۹۱۹ء

کیا کسی مصلح کی ضرورت نہ تھی

آیہ قل یا عبادی کی تفسیر

بشنوید اے طالبان کز غیب بکنند این ندا
مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند
(مسیح موعود)

جب کوئی شخص اس بات کا عہد کرلے۔ کہ اسے کسی کی مخالفت ہی کرنا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے مخالف کے محاسن معائب اور خوبیاں برائیاں نظر آنے لگتی ہیں۔ یہ بات مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگاروں پر خوب اچھی طرح چسپاں ہوتی ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور اس پرانی مخالفت کا آلہ اخبار اہلحدیث کو بنایا ہوا ہے۔ جس میں ہر ہفتہ الّا ما شاء اللہ کوئی نہ کوئی اعتراض شائع ہوتا رہتا ہے ہمارا خیال ہے کہ اہلحدیث کے وہ ناظرین جن کو خدا نے عقل اور سمجھ دی ہوگی۔ یقیناً ان اعتراضات کو پڑھ کر اہلحدیث کے ایڈیٹر صاحب کی دیانتداری پر متحیر اور ان کے نامہ نگاروں کی جہالت پر متاسف ہوتے ہونگے۔

۱۶ مئی کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "چودھویں صدی کا امام الزمان" اہلحدیث کے کوہاٹی نامہ نگار کا شائع ہوا ہے۔ جس میں نہایت بیباکی سے اس بات سے انکار کیا گیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں کسی مصلح کی ضرورت تھی چنانچہ لکھا ہے۔

"آنحضرت تو فرما رہے ہیں۔ کہ مجدد میری امت کے واسطے پیدا ہوا کریں گے۔ جو دین کو تازہ کریں گے۔ پس ۱۳۰۰ھ ہجری میں آنحضرت صلعم کی امت نے کونسے مذہبی فرائض ترک یا فراموش کردیئے تھے ...... ہم چراغ لیکر تلاش کریں۔ تو ہمیں کوئی ایسا فریضہ دین نظر نہیں آتا۔ جو ترک یا فراموش ہو چکا تھا۔ اور مرزا جی نے آکر اسے زندہ کیا"

ہم اس کے جواب میں بغیر کسی تمہید کے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ معترض صاحب غیروں کی حالتوں کو کیا دیکھتے ہیں مہربانی فرما اپنے ہی گریبان میں منہ ڈال کر خدا لگتی کہیں۔ اگر انہیں خدا کا کچھ خوف ہے تو کہ خود ان کی حالت کیا ہے۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنی حالت پر ہی غور کریں گے۔ تو انہیں معلوم ہوجائیگا۔ کہ واقعی اس زمانہ میں مصلح کی ضرورت تھی۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کی آہ و پکار سن لیجئے۔ جو اپنی حالت کے ردی ہونے کی وجہ سے کسی "مردے از غیب" کی آمد کے متمنی ہیں۔ چنانچہ وہ لکھ چکے ہیں۔

وہ خدا کرے کہ کوئی مصلح پیدا ہو کر مسلمانوں کی خصومتیں دور کرے۔ آمین
مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

عجیب بات ہے کہ یہی [illegible] میں تو مولوی ثناء اللہ کے نزدیک مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کسی مصلح کی ضرورت تھی۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ غیب سے کوئی مرد خدا آئے۔ اور ان کی بگڑی کو بنائے مگر یہی ۱۹۱۹ء میں ان ہی کے اخبار میں شائع ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں خرابی ہی کونسی تھی۔ جو مجدد آتا۔ اس سے بڑھ کر اس بات کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث محض تعصب اور عداوت کی وجہ سے سلسلہ احمدیہ پر اعتراض کیلئے [illegible] لوگوں میں دیانت اور امانت کا مادہ پایا [illegible] نیک نیتی سے کام لیتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ [illegible] جس امر [illegible] دکھانے [illegible] ہیں وہ وقت میں اس کی ضرورت سے ہی بالکل انکار کر دیا اس لئے شائع کرتے ہیں۔ کہ اس طرح حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا جاسکے۔ کاش یہ لوگ اور باتوں کو چھوڑ کر اپنی اسی قسم کی حرکات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ ضرور کسی ایسے مصلح کی ضرورت ہے۔ جسے خدا تعالے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کرے۔

پھر معترض لکھتا ہے۔ کہ

"مرزا جی نے جس قدر خدا اور رسول کے خلاف کیا وہ سوائے ابشع الناس کے دوسرے کا کام نہ تھا۔ سب سے بڑی تجدید یہ کی کہ آنحضرت کو خدا اور لوگوں کو ان کا بندہ بنا کر سے ہوئے شرک کی تجدید کی"

سچ بات تو یہ ہے۔ کہ چونکہ خشک شریعت پرستی ان لوگوں کے لئے لعنت ہوگئی ہے۔ اور یہ روحانیت سے ایسے ہی خالی ہیں جیسے بنجر زمین سبزہ و گیاہ سے اس لئے ان کے مونہوں سے ایسے کلمات نکلتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس نے خدا اور رسول کے احکام کی نہ صرف خود پابندی کی۔ بلکہ لاکھوں انسانوں سے کرائی۔ اور محمد رسول اللہ کا نمونہ اپنے عمل سے دکھا دیا ہے۔

سب سے بڑا ثبوت جو حضرت مسیح موعود کے شریعت پر عمل نہ کرنے کے متعلق پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے حج نہیں کیا۔ لیکن نادانی اور جہالت یا ضد اور تعصب کی وجہ سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حج کیلئے جو شرائط ہیں۔ چونکہ وہ پورے نہیں ہوئے تھے اس لئے آپ نے بذات حج نہیں کیا۔ اور اس وجہ سے آپ پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ چنانچہ جب تک رستہ کا امن میسر نہیں آیا اس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج نہیں کیا تھا۔

اس اعتراض کے متعلق جو عام طور پر پیش کیا جاتا ہے سرسری لیکن مسکت جواب دے سکتے ہیں۔ ہم اہلحدیث کے نامہ نگار سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کہاں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کو خدا کہا اور بایں ہمہ خدا کی مخلوق کو آنحضرت کی مخلوق کہا ہے۔ معترض

نے اس کے لئے سرمۂ چشم آریہ کے حاشیہ ۱۲۶ کی عبارت نقل کی ہے جو پہلے ایڈیشن کے سرمۂ چشم آریہ کے صفحہ ۲۲۸ کے حاشیہ پر درج ہے۔

بات یہ ہے کہ جب انسان خدا ہی کیلئے ہوجاتا ہے۔ اور اس کی ہر حرکت و سکون خدا کے اشاروں کے ماتحت ہوجاتی ہے۔ اور جب وہ اس درجہ سے گذر جاتا ہے۔ جس کے لئے حدیث قدسی میں آیا ہے۔ کہ خدا ہی اس کے ہاتھ ہوجاتا ہے جن سے وہ پکڑتا ہے اور خدا ہی اس کے پاؤں بن جاتا ہے۔ جن سے وہ چلتا ہے اور خدا ہی اس کی آنکھیں بن جاتا ہے۔ جن سے وہ دیکھتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کے صفات کا مظہر ہوجاتا ہے حضرت اقدس نے قرآن کریم سے اس کے ثبوت میں متعدد آیتیں پیش فرمائی ہیں۔ اور دکھایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے صفات آنحضرت میں نظر آتے تھے۔

منجملہ ان آیتوں کے ایک آیۃ یہ ہے

قل یا عبادی الذین اسرفوا علےٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود نے یہ کیا ہے کہ "یعنی ان کو کہدے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر اسراف کیا (یعنی ارتکاب کبائر کیا) تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ وہ تمہارے سب گناہ بخشدیگا"

معترض نے آیت کا یہ سارا ترجمہ نقل نہیں کیا۔ جس سے اعتراض بالکل باطل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود نے یہ کہا ہوتا کہ حضرت نبی کریم خدا ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ آپ یہ لکھتے کہ "خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ وہ تمہارے سب گناہ بخشدیگا" لیکن یہاں حضرت مسیح موعود نے یہی فرمایا ہے۔ کہ وہ خدا ایسا کریگا۔ یعنی تم بندے ہو۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی

جواب ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود نے مذکورہ بالا آیت اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد صاف طور پر یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"اب ظاہر ہے۔ کہ بنی آدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بندے نہیں ہیں۔ بلکہ سب نبی وغیر نبی خدا تعالےٰ کے بندے ہیں"۔

کیا ان الفاظ کے ہوتے ہوئے کوئی دیانتدار شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا اور مخلوق کو ان کا بندہ ٹھہرایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ لیکن یہ سوال باقی رہجاتا ہے کہ پھر آپ نے قل یا عبادی کے یہ معنی کیوں کئے کہ "ان کو کہدے کہ اے میرے بندو" تو اس کا جواب بھی منقولہ بالا عبارت کے اگلے ہی حصہ میں موجود ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ معترض نے اسکو اثناء اعتراض میں نقل تو کیا ہے۔ مگر افسوس سمجھا نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مولا کریم سے قرب اتم یعنی تیسرے درجہ کا قرب حاصل تھا۔ سو یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا۔ اور مقام جمع قاب قوسین کا مقام ہے۔ جس کی تفاصیل کتب تصوف میں موجود ہے"

اس عبارت میں سے جس عبارت پر خط کھینچا گیا ہے۔ وہ معترض نے نقل کی ہے۔ اور باقی ہم نے توضیح مطلب کے لئے نقل کردی ہے۔

اگرچہ یہ جواب سمجھدار اور منصف اصحاب کیلئے کافی ہے۔ تاہم اسکی مزید تشریح اس لئے کی جاتی ہے۔ کہ کوئی یہ نہ کہدے کہ قل یا عبادی کے وہ معنے پہلے کسی نے نہیں کئے۔ جو حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں۔ چونکہ حضرت اقدس نے کتب تصوف کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اس لئے تصوف ہی کی کتاب سے آپ کے بیان کی تائید دکھائی جاتی ہے۔

مثنوی معنوی مولانا روم وہ کتاب ہے جس کا پایہ تصوف میں بہت بلند ہے۔ اس کے دفتر اول میں مولانا رومی نے ایک عنوان یہ قائم کیا ہے

"سبب حرمان اشقیا از دو جہان کہ خسر الدنیا والآخرۃ"

اور اس کے ماتحت ان لوگوں کا جن کو صرف ظاہری علوم کا غرہ ہوتا ہے اور روحانیت کے نور سے بے نصیب ہوتے ہیں۔ ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

پس ز دفع خاطر اہل کمال
جان فرعوناں بماند در ضلال

پس ندر فع ایں جہان و آں جہان
ماندہ اند ایں بے رہان ہمچو آں

سرکشی از بندگان ذوالجلال
دانکہ دارند از وجود تو ملال

(مثنوی مولانا روم مطبوعہ نظامی پریس کانپور دفتر اول صفحہ ۲۰)

مطلب یہ ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کے درمیان ہوا معلق ہے کہ نہ زمین کی ہوتی ہے۔ نہ آسمان کی۔ اسی طرح اہل کمال کی خدمت میں بار پانے سے وہ لوگ دفع کئے جاتے ہیں۔ جو اہل اللہ سے بغض رکھتے ہیں۔ اور وہ فرعونی سیرت لوگ گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ پس دونوں جہان سے دھتکارے جانے کے باعث وہ گمراہ لوگ دین و دنیا میں گھاٹے میں رہتے ہیں۔ پھر مولانا ایسے لوگوں کو جن کا نمونہ معترض ہے مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔ کہ تو جو خدا کے اولیاء و انبیاء سے سرکشی کرتا ہے سمجھ لے کہ تیرے وجود سے زمین و آسمان دونوں ناخوش ہیں۔ اسی بیان کے دوران میں فرماتے ہیں۔

بندۂ خود خواند احمد در رشاد
جملہ عالم را بخواں قل یا عباد

اور اس کی شرح بالفاظ ذیل کی گئی ہے۔ کہ

"ایں بندۂ خواندن بجہت آنست کہ تمام عالم شیفتہ و مطیع و منقاد از آں سرور است پس آں سرور مالک عالم اند۔ پس مخاطبان عالم را بندۂ خود خواندن مجاز است"

پھر قل یا عبادی کی تفسیر کے متعلق لکھا ہے کہ علمائے ظواہر نے تو یہ معنی نہیں کئے۔ مگر مولانا کی یہی مراد ہے۔ کہ اے آنحضرت کے بندو۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

«مراد حضرت مولوی آنست کہ جملہ عالم در مرتبہ استفاضہ چوں رقیت و عبودیت معنوی دارند باںحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا حق تعالیٰ بجائے غلبہ آں ذات بر ذوات ممکنات بامر قل کردہ کہ کافہ عباد را بخود اضافہ کردہ بگوید ای بندگان من پس بموجب ایں عقیدہ محکم تر باشد لیکن انداز باب تفسیر ہیچ یکے ازیں طرف نرفتہ»

(شرح محمد رضا صاحب شارح مثنوی)

اور اسی کی تائید حاجی امداد اللہ صاحب نے کی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ قل یٰعبادی کے جو معنی حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں۔ وہی انھوں نے کئے ہیں۔ ان کے علاوہ جناب مولوی عبد العلی صاحب بحر العلوم لکھنوی نے بھی اپنی شرح مثنوی میں جو معنی کئے ہیں۔ ان سے بھی حضرت مسیح موعود ہی کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں

«بگو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے بندہ ہائے من و ایں بندہ خواندن بجہت آنست کہ تمام عالم مسخرہ و مطیع و مفاض از آں سرور است۔ پس آں سرور مالک عالم اند پس مخاطبان را بندہ خود خواندن بمجاز است۔»

(شرح مثنوی بحر العلوم ص ۱۵۲ دفتر اول)

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کہ اے میرے بندو۔ اور آنحضرت کا مخلوق کو اپنا بندہ کہنا ان معنوں سے ہے کہ تمام عالم چونکہ آپ کا مسخر اور آپ کا مطیع اور آپ سے فیض یافتہ ہے اس لئے آپ سردار ہیں تمام عوالم کے پس مخاطبوں کو اپنا بندہ کہنا مجازاً ہے۔

ان حوالجات سے واضح ہے۔ کہ پہلے بزرگوں اور صوفیوں نے بھی اس آیت کے وہی معنی کئے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود نے اپنے اس بیان میں کہ یہ مقام جو کی تفصیل کتب تصوف میں ہے۔ اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس پر معترض کا اعتراض کرنا محض اس کی نادانی اور جہالت ہے اسی معترض نے حضرت مسیح موعود پر ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے۔ کہ سرمہ چشم آریہ میں تو آپ نے اس آیت کا ترجمہ اے میرے بندو کیا ہے۔ اور آئینہ کمالات صفحہ ۱۹۰ میں "اے میرے غلامو" گویا تضاد ثابت کیا ہے لیکن نادان معترض نہیں جانتا۔ کہ جہاں حضرت مسیح موعود نے عباد کے معنے بندے کئے ہیں۔ وہاں بھی دکھانا مقصود تھا کہ مخلوق آپ کی غلام ہے۔ اور یہاں صاف لفظوں میں غلام ہی قرار دیا ہے۔ پھر جبکہ "بندہ" اور "غلام" ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔ اور بندے کے معنی آقا نہیں۔ اور نہ غلام کے معنی آقا ہیں۔ تو پھر یہ اعتراض کیسے ہو سکتا تھا کہ یہ ایک دوسرے کے خلاف معنی ہیں۔ پس جب یہ نہیں۔ تو خواہ بندہ کہو یا غلام بات ایک ہی ہے۔ اس پر اعتراض کرنا محض ضد اور عداوت یا جہالت اور نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

غیر مبایعین

اور انکا ایام شورش کا مسلک

جھوٹے الزامات کی تردید

۱۴ مئی کے پیغام میں "احمدیہ جماعت اور گورنمنٹ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اسقدر غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں سے کام لیا گیا ہے کہ انھیں دیکھ کر اگر ایک پہلو سے حیرت اور استعجاب ہوتا ہے۔ تو دوسرے پہلو سے اس گھبراہٹ اور اضطراب کا بھی پتہ لگتا ہے۔ جو اس مضمون کے لکھنے والے کے لاحق حال تھی۔ یہ مضمون دراصل ہمارے ان مضامین کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ جو موجودہ شورش میں غیر مبایعین کا مسلک کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں لیکن ہم نے جس قدر بھی باتیں ان کے متعلق پیش کی تھیں اور انھیں کے اخبار پیغام صلح کے حوالہ سے پیش کی تھیں۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔ بلکہ صاف الفاظ میں لکھدیا گیا ہے کہ ان کا "جواب دینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور صرف اپنے احباب کو یہ نصیحت کریں گے۔ کہ وہ اس دعا کو جو قرآن کریم نے حاسدوں کے شر سے بچنے کے لئے سکھائی ہے۔ پڑھیں۔"

قرآن کریم نے جو دعا سکھلائی ہے۔ اس کا پڑھنا بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اگر انکی دعا منظور بھی ہو جائے۔ تو جیسا کہ ان کا خیال ہے۔ انھیں صرف حاسدوں کے شر سے ہی بچا سکتی ہے۔ نہ کہ اس سے ان کے اس مسلک کی صفائی ہو سکتی ہے۔ جو انھوں نے شورش کے ایام میں گورنمنٹ کے خلاف اختیار کئے رکھا۔ اور جس کا ثبوت ہم انھیں کی تحریروں سے دے چکے ہیں اس کے لئے تو انھیں کوئی اور ہی طریق اختیار کرنا چاہئے تھا جو ہمارے نزدیک یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اس رویہ پر علی الاعلان ندامت کا اظہار کرتے۔ اور اپنی غلط روی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لئے اس کے بدلنے کا اقرار کرتے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ باوجود اپنی غلطی سے اچھی طرح آگاہ ہو جانے کے وہ اب تک اسی پر جمے ہوئے ہیں۔ اور نہایت بیہودہ طریق سے اپنی شورش انگیز روش پر پردہ ڈالنے کے لئے الٹے ہم پر الزام لگا رہے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا مضمون کے ابتداء میں ہی یوں خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ کہ

«آج میاں صاحب اور ان کے مرید جماعت لاہور کے خلاف وہ حرکات کر رہے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے سخت ترین دشمن آپ کے خلاف کیا کرتے تھے۔ اور جیسی کہ ان کی کوششیں حضرت مسیح موعود کو گورنمنٹ کے خلاف ثابت کرنے میں پہلے خفیہ تھیں۔ پھر علانیہ ہوئیں۔ ویسے ہی آج میاں صاحب کی جماعت کا حال ہے»

قبل اس کے کہ ان الفاظ میں ہم پر جو کمینہ الزام لگایا گیا ہے۔ اس کی تردید کریں غیر مبایعین سے

یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کا اس معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ اپنی مشابہت کا دعوےٰ کرنا اس وقت تک ایک بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جب تک کہ اس کے ساتھ ثبوت بھی پیش نہ کریں حیرت ہے کہ دعوےٰ تو اس برگزیدۂ خدا کی مشابہت کا کیا جائے۔ جو اپنی بریت کے لئے مخالفین کے جھوٹے الزاموں کی بھی بڑے زور کے ساتھ تردید کرتا۔ اور ان کی غلط بیانیوں کو ثابت کرکے دکھا دیتا۔ لیکن جب ہماری طرف سے ان کے اپنے قول اور فعل کی بنا پر ایک واقعہ کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ تو اس کے متعلق کہدیا جاتا ہے۔ کہ ہم جواب دینے کی ضرورت بھی نہیں سمجھتے۔ آپ ضرورت سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اس کا پتہ تو اسی سے لگ سکتا ہے۔ کہ ۲۹ مئی کے پیغام میں جواب دینے کے لئے ایک سلسلہ مضامین لکھنے کی ابتدا کی گئی تھی۔ مگر پہلا ہی نمبر جو صرف تمہید تھا شائع ہو کر رہ گیا۔ اور آگے لکھنے کی جرات نہ ہو سکی۔ علاوہ ازیں جس مضمون میں جواب دینے کی ضرورت سے انکار کیا گیا ہے۔ وہی بتاتا ہے کہ جواب دینے کی ضرورت تو سخت ہے مگر کوئی جواب بنتا ہی نہیں لیکن ہم پوچھتے ہیں کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کبھی ان لوگوں کے متعلق جو آپ کو گورنمنٹ کے خلاف چپکے چپکے خفیہ اور پھر علانیہ ثابت کرنے کے لئے الزام لگایا کرتے تھے یہ کہا تھا کہ ہم ان کے جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ نے اس قسم کے الزام لگانے والوں کو ہمیشہ دندان شکن جواب دئیے۔ اور ان کے جھوٹ اور فریب کو گورنمنٹ پر واضح کر دیا۔ جب حضرت مسیح موعود جھوٹے اور غلط الزامات کی تردید کرنے کی ضرورت سمجھتے تھے۔ تو تردید [illegible] تو بتائیے کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ ایسی باتوں کو [illegible] ہم ان کے جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے [illegible] صریح جھوٹ اور غلط ہے۔

جس طرح حضرت مسیح موعود کو گورنمنٹ کے خلاف ثابت کرنے کے لئے جو کچھ لکھا جاتا تھا۔ وہ تھا تو پھر وجہ ہے۔ کہ اسکی تردید کے لئے قلم نہیں اٹھایا جاتا جس طرح حضرت مسیح موعود اپنے خلاف جھوٹے الزام لگانے والوں کے متعلق اٹھاتے رہے۔ اور کیوں یہ نہیں بتایا جاتا۔ کہ بریڈلا ہال کے شورش انگیز جلسہ میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے شامل ہو کر فتنہ پردازوں کو دعا کرانے کی کیا غرض اور کیا غایت تھی۔ اور پھر کیوں یہ بیان نہیں کیا جاتا کہ رولٹ ایکٹ کے متعلق پیغام صلح کی اس غلط بیانی کا کیا مدعا تھا۔ کہ اسکی رو سے ہندوستانیوں کی ہر قسم کی آزادی سخت خطر میں پڑ چکی ہے۔ یہ باتیں جو گورنمنٹ کی مخالفت اور شورش میں حصہ لینے کے لئے کی گئی ہیں۔ ان کا تو کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ اور الٹا ہمارے موجودہ امام اور ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ان کے خلاف پہلے خفیہ اور اب علانیہ وہی حرکات کر رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کے خلاف آپ کے مخالف پہلے خفیہ اور پھر علانیہ کیا کرتے تھے۔ گویا جس طرح حضرت مسیح موعود کے خلاف آپ کے مخالفین غلط اور جھوٹی باتیں گورنمنٹ تک پہنچایا کرتے تھے۔ اسی طرح غیر مبائعین کے متعلق ہم گورنمنٹ کو پہلے خفیہ اور اب علانیہ غلط اور نادرست باتیں بتانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اس کے متعلق ہم صاف اور کھلے الفاظ میں تمام غیر مبائعین کو عموماً اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے معاونین کو خصوصاً چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ اگر نادرست نہیں۔ تو ایک آدھ واقعہ ہی ہماری ان خفیہ حرکات کے متعلق پیش کریں۔ جو ہم نے اس وقت تک ان کے خلاف گورنمنٹ کے پاس کی ہوں۔ یا اب علانیہ طور پر غلط اور جھوٹے واقعات پیش کرکے کر رہے ہوں۔ اگر وہ ہم پر یہ الزام لگانے میں سچے ہیں اور دیانتداری سے انہوں نے یہ بہتان نہیں باندھا تو ان کا فرض ہے کہ ہماری خفیہ اور علانیہ حرکات کا ثبوت پیش کریں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرسکیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ نہیں کر سکتے۔ تو انھیں اتنی بڑی غلط بیانی پر شرم کرنا چاہئے۔ اور اپنی بیہودہ سرائی پر نادم ہونا چاہئے۔

ہم اس جھوٹے الزام کا جواب دیتے ہوئے اسی قسم کی اس غلط بیانی کی بھی ساتھ ہی تردید کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو پیغام صلح نے مذہبی اختلاف کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے۔ کہ

"میاں محمود احمد صاحب اور ان کے بعض ساتھی علاوہ دیگر کھلی مخالفت کے ابتدا سے ہی لاہور کی جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے۔ اور اپنی مطلب براری کے لئے پولٹیکل رنگ دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انکی یہ کوشش پہلے تو خفیہ تھی۔ مگر اب علانیہ ہو گئی ہے"

گویا ہم میں اور غیر مبائعین میں جو مذہبی اختلاف ہے اسکو ہماری طرف سے پولٹیکل رنگ دینے کی پہلے خفیہ اور اب علانیہ کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق بھی ہمارا وہی جواب ہے جو پہلے الزام کی نسبت دیا جا چکا ہے۔ کہ غیر مبائعین ہماری کوئی خفیہ یا علانیہ ایسی کوشش ثابت کریں۔ جو ہم نے آپس کے اختلاف کو پولٹیکل رنگ دینے کے متعلق کی ہے۔ کیا انھیں وہ ندامت اور شرمندگی بھول گئی ہے۔ جو اسی قسم کی غلط بیانی کی وجہ سے انھیں اٹھانی پڑی تھی۔ کہ ہمارے موجودہ امام نے گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ اگر مجھے خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو میں گورنمنٹ کی ہر طرح مدد کر سکتا ہوں۔ مگر گورنمنٹ نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ مذہبی باتوں میں دخل دینا پسند نہیں کرتی۔

یہ وہ غلط بیانی تھی جو خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر محمد حسین صاحب وغیرہ ذمہ وار لوگوں نے پھیلائی اور جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے اسکی تردید کی گئی۔ تو نہایت ڈھٹائی سے یہاں تک لکھا

گویا کہ ہم نے یہ خبر وثوق کے ساتھ سنی اور جو طریق عمل میاں صاحب نے خلافت کے شوق میں اختیار کر رکھا ہے اس سے اس خبر پر یقین کر لینا ہمارے لئے بالکل ضروری تھا۔" اسپر گورنمنٹ پنجاب کا حسب ذیل جواب شائع کیا گیا کہ

"ایسی کوئی درخواست پنجاب گورنمنٹ میں نہیں پہنچی۔ اور اس لئے اس مضمون کے متعلق جماعت احمدیہ کے کسی فرد کو کوئی جواب بھی نہیں دیا گیا"

تب جاکر ان کی بیہودہ سرائی ختم ہوتی اور اپنا سا منہ لیکر بیٹھ گئے۔ اگر اس واقعہ سے عبرت پکڑتے۔ تو اب پھر اسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب نہ کرتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہماری مخالفت میں وہ اس حد کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ بغیر نتیجہ اور انجام پر غور کئے غلط بیانی اور دروغگوئی پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہیں.....

تا بخانہ بائد رسانید پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ پس ہم پیام صلح سے بڑے زور کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس نے ہم پر جو الزام لگایا ہے۔ اس کا ثبوت دے۔ ورنہ اس نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ محض بکواس سمجھی جائیگی۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے جھوٹے اور بے سروپا الزامات سے ان واقعات کی کچھ بھی تردید نہیں ہو سکتی۔ جو ہم نے ان کی شورش میں حصہ لینے کے متعلق پیش کئے ہیں۔

چھوٹا سا نیک نیتی کا فعل کونسا تھا

پیام صلح کی غلط بیانیوں کی تردید کرنے کے بعد ہم اصل معاملہ کیطرف آتے ہیں۔ اس وقت تک ہم متعدد مضامین میں غیر مبایعین کے اس سلسلہ کار کو انہی کی تحریروں کی بنا پر کھول کھول کر بتا چکے ہیں۔ جو انھوں نے پچھلے دنوں کی شورش میں اختیار کئے رکھا۔ اب چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اگر ہماری ساری باتوں کا جواب نہیں دیا جا سکتا تھا۔ تو کم از کم اسی بات کو صاف کر دیا جاتا۔ کہ اگر اس شورش میں غیر مبایعین نے حصہ نہیں لیا۔ تو ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب جو کہ غیر مبایعین کی انجمن کے سکرٹری ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے خاص معتقد انھوں نے کیوں بریڈلا ہال کے فتنہ انگیز جلسہ میں شامل ہو کر لوگوں کو دعا کرائی۔ اور اس میں پاس ہونیوالے ریزولیوشنز کے موید بنے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ وہی لوگ جن کا خاص مقصد گورنمنٹ کے خلاف مجمع میں سٹیج کی زینت بنا تھا ان میں سے اب کسی میں اتنی بھی جرأت نہیں ہے۔ کہ ہمارے بار بار کے مطالبہ پر اس واقعہ کو زبان پر لا سکے۔ چنانچہ پیغام صلح کے حسب ذیل گول مول الفاظ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ پیغام ہمیں مخاطب کر کے لکھتا ہے۔ کہ

"محض ایک چھوٹے سے نیک نیتی کے فعل کو لے کر اسپر اس قدر جھوٹ کی بنیاد رکھی ہے کہ اپنی طرف سے آخری ہتھیار ہم کو تباہ کرنے کے لئے چلا رہا ہے۔"

اگر واقعہ میں وہ فعل چھوٹا سا اور نیک نیتی کا فعل ہے۔ جس کو لیکر بقول آپ کے ہم نے جھوٹ کی بنیاد رکھی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جہاں اتنے لمبے مضمون میں ادھر ادھر کی بیہودہ باتیں درج کر دی گئی ہیں۔ وہاں اس نیک نیتی کے چھوٹے سے فعل کا نام تک نہیں دیا گیا۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ گو کہنے کو تو آپ اس فعل کو چھوٹا سا اور نیک نیتی کا فعل کہہ رہے ہیں۔ لیکن درحقیقت اسے ایسا نہیں سمجھتے۔ چنانچہ اس کا مزید ثبوت آپ نے خود ساتھ ہی یہ لکھ کر دیا ہے کہ

"اگر جماعت کے بعض افراد کے فعل سے کل جماعت کے متعلق رائے لگائی جا سکتی ہے تو میاں صاحب کے مرید بھی اس سے خالی نہیں۔"

اس فقرہ میں جو نتیجہ نکالا گیا ہے۔ اس کے متعلق تو ابھی ہم بتائیں گے کہ کہاں تک درست اور صحیح ہے۔ لیکن پہلے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ان الفاظ میں پیغام صلح نے "بعض افراد کے فعل سے" کل غیر مبایعین کے متعلق ہمیں یہ رائے قائم کرنے سے روک رہا ہے۔ کہ انھوں نے شورش میں حصہ لیا ہے۔ گویا اس نے خود تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ان میں سے "بعض افراد" نے ایک ایسا فعل ضرور کیا ہے۔ جو گو پہلے تو سب کی منشاء اور خواہش کے مطابق تھا۔ لیکن اب اس سے اپنی بریت ظاہر کر رہے۔ اور صرف بیچارے ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ کو "بعض افراد" کہکر اس کا ذمہ دار قرار دے رہے ہیں۔ اب اگر یہ کوئی ناجائز اور ناروا فعل نہیں ہے۔ "بلکہ چھوٹا سا نیک نیتی کا فعل" ہے تو اس کا بار بیچارے "بعض افراد" پر کیوں ڈالا جاتا ہے۔ اور کیوں کھلے طور پر تسلیم نہیں کر لیا جاتا کہ "بعض افراد" نے جو کچھ کیا۔ وہ دوسرے سرکردہ لوگوں کے علاوہ خاص کر مولوی محمد علی صاحب کے مشورہ سے کیا۔ اور جب مولوی محمد علی صاحب کو غیر مبایعین کا امیر ہونیکا دعویٰ ہے۔ تو جو فعل ان کی ہدایت اور مشورہ کے ماتحت کیا گیا۔ اس کی ذمہ داری تمام غیر مبایعین پر عاید ہوتی ہے۔ اور اس صورت میں ہمارا حق ہے کہ ہم ان کے "بعض افراد" کے فعل سے تمام افراد کے متعلق رائے لگائیں۔ علاوہ ازیں غیر مبایعین میں خود ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کی پوزیشن ایسی ہے۔ کہ اگر وہ دوسروں کے صلاح و مشورہ کے بغیر بھی شامل ہوتے۔ تو بھی ان کے فعل سے تمام غیر مبایعین کے متعلق رائے قائم کرنیکا ہمیں حق حاصل تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب نہ صرف غیر مبایعین کی خاص انجمن کے ممبر ہیں۔ بلکہ اس کے سکرٹری بھی ہیں اور ظاہر ہے کہ جس شخص کو تمام غیر مبایعین نے اپنی انجمن کا سکرٹری تسلیم کیا ہوا ہے۔ اور جو ان کے مرکز میں سرکردہ لوگوں کیساتھ رہتا ہے وہ ایک عام شخص کی طرح نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اسکا کوئی فعل غیر ذمہ دارانہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ پس ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے جو کچھ کیا۔ وہ چونکہ مرکز میں رہکر غیر مبایعین کی صدر انجمن کا ممبر اور سکرٹری ہو کر اور سب کے صلاح و مشورہ لیکر کیا ہے۔ اس لئے لازماً یہی سمجھا جائیگا کہ انھوں نے سب غیر مبایعین کا قائم مقام ہو کر اور سب کے منشاء کے مطابق کیا۔ اور پھر جبکہ اس وقت تک تمام غیر مبایعین میں سے کسی ایک نے بھی ان کے اس فعل سے اپنی بیزاری یا کم از کم بے تعلقی کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ ہی مولوی محمد علی صاحب نے جو غیر مبایعین کے امیر کہلاتے ہیں۔ انھوں نے اسوقت تک

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے فعل سے بے تعلقی ظاہر کی ہے۔ تو کس طرح سمجھ لیا جاسکے کہ ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ کیا۔ وہ سب غیر مبائعین سے الگ ہو کر خود بخود کیا۔ اور اسکی ذمہ واری غیر مبائعین پر نہیں آتی۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے مقابلہ میں کیسا شخص پیش ہونا چاہیئے

باقی رہا پیغام کا یہ کہنا کہ شورش کے ایام میں جو حرکات ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ نے کی ہیں ان سے اگر سب غیر مبائعین کے متعلق رائے لگائی جاسکتی ہو تو "میاں صاحب کے مرید بھی اس سے خالی نہیں"۔ اس کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کی اس شہادت کے ہوتے ہوئے۔ جس میں اس نے صاف طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان ہے شورش سے بالکل الگ رہی ہے۔ ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے متعلق بھی ہم پیغام کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ کسی ایسے شخص کا نام لے جو ہماری جماعت میں اسی قسم کی پوزیشن رکھتا ہو جس قسم کی ان میں سے شورش میں حصہ لینے والوں کی ہے۔ یا اور کوئی جماعت کا ذمہ داری کا کام اس کے سپرد ہو۔ یا ہماری کسی مرکزی انجمن کا ممبر ہی ہو۔ یا مرکز میں رہنے والا ہی ہو۔ اگر کوئی ایسا آدمی بتا دیا گیا۔ تو ہم پیغام صلح کی بات تسلیم کر لینگے۔ لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جماعت مبائعین میں سے کسی شخص نے بھی گورنمنٹ کے خلاف شورش میں حصہ نہیں لیا۔ اور پیغام نے محض اپنی بدنامی کو کم کرنیکیلئے یہ بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ کہ میاں صاحب کے مرید بھی اس سے خالی نہیں۔

اہل پیغام کا مسلک ہمارے متعلق

کوئی نام نہ بتا سکنے کے متعلق پیغام کا یہ کہنا نہایت ہی مضحکہ خیز اور لغو ہے۔ کہ

"چونکہ چغلخوری ایک نہایت ہی ذلیل حرکت ہے۔ اس لئے ہم اس کے باوجود اس حملہ کے جو مخالفوں نے کیا ہے مجتنب رہتے ہیں۔ اور ہمکو اتنا بھی مجبوراً لکھنا پڑا۔ ورنہ یہ ہمارا مسلک نہیں"

بے شک چغلخوری ایک نہایت ہی ذلیل حرکت ہے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اس کی سمجھ آپ لوگوں کو کب سے آئی ہے۔ نیز جس مسلک سے اب اڑنگے میں آکر بیزاری اور بے تعلقی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وہ کب سے چھوڑا ہے۔ اس وقت تک جس زور شور سے آپ لوگوں کا اس پر عمل درآمد رہا۔ وہ اب چھپائے نہیں چھپ سکتا۔ وہ دہرانے اور ایسی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ جن کو تحریر میں لانے کی آپ لوگوں کو جرأت نہیں ہوئی مگر ان سے بآسانی انکار کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ تھوڑے ہی عرصہ کی وہ باتیں پیش کیجاتی ہیں جو بذریعہ اخبار ہمارے خلاف شائع کیگئیں۔ کیا پیغام صلح اور اس کے حامیوں کو وہ ستم ظریفی یاد نہیں۔ جو ہمارے اس ایڈریس کے متعلق ان کی طرف سے کی گئی تھی۔ جو حضور وزیر ہند اور وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس ایڈریس کے فقرات سے یہ ثابت کرنا کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف کوئی سازش کر رہے ہیں حد درجہ کی نادانی اور جہالت تھی۔ کیونکہ جو لوگ گورنمنٹ کے خلاف سازشیں کیا کرتے ہیں۔ وہ اپنی سازشوں کا ذکر ایڈریسوں میں نہیں کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ ہم نے اس بکواس اور بیہودہ گوئی پر ذرا بھی توجہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ لیکن اس سے غیر مبائعین کی اس حد سے بڑھی ہوئی عداوت اور دشمنی کا پورا پورا ثبوت مل سکتا ہے جس سے اندھے ہو کر وہ ہمارے متعلق گورنمنٹ کو بدظن کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لئے نہایت اوچھے ہتھیاروں پر اتر آنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ کیا پیغام صلح کو مندرجہ ذیل الفاظ یاد نہیں ہیں۔ جو اس نے ۵۔ دسمبر ۱۹۱۷ء کے پرچہ میں:۔ "قادیان ایک سیاسی مرکز کی حیثیت میں" کے عنوان سے لکھے تھے کہ:۔

"اب تو قادیان۔ ہاں وہ قادیان جہاں سے کبھی علوم دینیہ کے چشمے پھوٹتے تھے۔ ایک اچھا خاصہ پولیٹیکل مرکز بن چکا ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ کے لوگوں سے وہاں پولیٹیکل امور کے متعلق خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔ لوگ وہاں آتے ہیں۔ تو کوئی دین سیکھنے کے لئے نہیں۔ بلکہ محض سیاسی امور کے متعلق جناب خلافت مآب سے مشورہ لینے اور ان سے گفتگو کرنے کے لئے صرف ہندوستان کے لوگ ہی نہیں۔ بلکہ بہت سے دیگر ممالک افغانستان وغیرہ سے بھی لوگ اسی غرض کو لے کر آتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان کے پولیٹیکل معاملات ان سے بالکل علیحدہ ہیں۔ لیکن میاں صاحب ہیں کہ برطانوی حکومت کے مفاد کو مدنظر نہ رکھتے ہوئے ان لوگوں سے ان باہر کے آئے ہوئے لوگوں کے ساتھ ان پولیٹیکل معاملات پر گفتگو میں کرتے ہیں۔ ان سے خط و کتابت

جاری رکھتے ہیں - اور لوگ چل کر ان سے ملنے آتے ہیں - تاکہ قادیان کے اندر بیٹھ کر ان سے ان معاملات پر بات چیت کریں - کیا ان حالات ان خود فرسودہ واقعات کے ہوتے ہوئے یہ کہنا بعید از انصاف نہ ہوگا - کہ دین کی آڑ میں میاں صاحب وہ کچھ کرتے ہیں - جو بڑے بڑے پولیٹکل سازشیوں سے بھی ناممکن ہے - "

مندرجہ بالا عبارت کا ایک ایک فقرہ اپنی تشریح آپ کر رہا ہے - اور نہایت واضح طور پر بتلا رہا ہے - کہ اس میں مندرجہ کی کمینگی اور بیہودگی سے نہ صرف جماعت احمدیہ کے کسی عام فرد پر بلکہ ہمارے امام اور پیشوا حضرت خلیفۃ ثانی پر کیسے ناشدنی الزام لگائے گئے ہیں - اور گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لئے کس قدر زور لگایا گیا ہے -

پھر اسی پرچہ میں یہ لکھا گیا تھا کہ :-

"تعجب ہے - کہ خود خلافت مآب پولیٹکل امور میں اس قدر سرگرم ہوں - کہ ہر وقت ہر جیا خصوص ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک افغانستان وغیرہ سے بھی ملکی امور پر ان کی خط و کتابت ہوتی رہتی ہو - لوگ ان کے پاس ملکی مشورہ کرنے کے لئے آئیں - اور قادیان کو دین سے تو اب خیر چنداں واسطہ ہی نہیں ایک اچھا خاصہ پولیٹکل مرکز بنایا جائے "

علاوہ ازیں ۲۰ فروری ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں یہ شائع ہوا تھا کہ :-

" سیاسی مسائل میں ان لوگوں (مبائعین) کا انہماک یہاں تک ترقی کر چکا ہے - کہ اب قادیان میں بھی بقول میاں صاحب اگر کوئی بات چیت ہوتی ہے - تو وہ سیاسی مسائل پر ہی ہوتی ہے - باہر سے خط و کتابت بھی سب کی سب مسائل سیاسیہ ہی کے متعلق کی جاتی ہے - قادیان آنے والے لوگ بھی انہی مسائل سیاسی میں ہی غور و فکر کرنے کے لئے آتے - اور میاں صاحب کے آگے زانوئے ادب تہ کرتے ہیں - غرض جو کچھ ہوتا ہے - محض سیاست ہی سیاست ہے - اور دین کا نام و نشان تک نہیں - "

اس قسم کے بیہودہ اور بے سروپا الزامات شائع کرنے کے بعد سمجھ میں نہیں آتا - کہ اب پیغام صلح میں یہ الفاظ کس منہ سے شائع کئے گئے ہیں - کہ :-

" ہم کو اتنا بھی مجبوراً لکھنا پڑا - ورنہ یہ ہمارا مسلک نہیں - "

کیا ان الفاظ میں ایک ذرہ بھی شائبہ صداقت پایا جاتا ہے - ہرگز نہیں - اصل بات یہ ہے - کہ ان لوگوں نے ہمارے خلاف وہ وہ زور لگائے - اور اس قدر بیہودہ سے بیہودہ حملے کئے ہیں - کہ کوئی بدترین دشمن بھی کم ہی کرتا - لیکن چونکہ ان کے مکر انہیں پر الٹ پڑے ہیں - اور جو کچھ وہ ہمارے متعلق کہتے تھے - اس کے وہ خود ہی مصداق ثابت ہو گئے - اس لئے ہم نے ان کے خلاف امن افعال اور بیجا حرکات کے اثر سے جماعت احمدیہ کو بچانے کے لئے جو کچھ لکھا ہے - اسے تو کمینہ حرکات کہتے ہیں اور خود ہمارے متعلق اس وقت تک جو محض بے بنیاد اور جھوٹی بکواس کرتے رہے ہیں - اسے بھول ہی گئے ہیں -

ہمارے متعلق اہل پیغام کا خیال اور اس میں تبدیلی

اور اس قدر بھول گئے ہیں کہ بڑی فراخ حوصلگی کے ساتھ اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے ہمیں بھی ہمیشہ سے " حاکم وقت کی فرمانبرداری اور ہر ایک بغاوت کے طریق سے علیحدگی " کا سرٹیفیکیٹ عطا کر رہے ہیں - چنانچہ پیغام کے زیر نظر مضمون کو شروع ہی اس طرح کیا گیا ہے - کہ :-

" جماعت احمدیہ کا مسلک ابتدا سے ہی اسلام کے احکام کے بموجب حاکم وقت کی فرمانبرداری اور ہر ایک بغاوت کے طریق سے علیحدگی کا رہا ہے - اور یہی وہ تعلیم ہے - کہ جس پر حضرت مسیح موعودؑ ابتدا سے زور دیتے رہے ہیں - اور اس تعلیم پر اس وقت تک حضرت صاحبؑ کی جماعت کاربند ہے - چاہے وہ قادیان سے تعلق رکھتی ہو - یا لاہور سے - "

کس قدر حیرانی اور تعجب کی بات ہے - کہ وہی لوگ جو ایک وقت نہ صرف ہم مبائعین پر بلکہ ہمارے امام اور پیشوا پر دھڑلے سے یہ الزام لگا رہے تھے - کہ میاں صاحب ہیں کہ برطانوی حکومت کے مفاد کو مدنظر نہ رکھتے ہوئے ان باہر کے آئے ہوئے لوگوں کے ساتھ پولیٹیکل معاملات پر گفتگوئیں کرتے ہیں - اور وہ لوگ جنہوں نے یہانتک لکھ دیا تھا - کہ دین کی آڑ میں میاں صاحب وہ کچھ کرتے ہیں - جو بڑے بڑے پولیٹیکل سازشیوں سے بھی ناممکن ہے - اور جن کے نزدیک قادیان ایک اچھا خاصہ پولیٹیکل سازشوں کا مرکز بن گیا تھا - انہی کے منہ سے اب یہ نکل رہا ہے - کہ قادیان سے تعلق رکھنے والی جماعت مع حضرت خلیفۃ ثانی کے حضرت اقدس حضرت مسیح موعودؑ کی اس تعلیم پر کاربند ہیں جو آپؑ نے حاکم وقت کی فرمانبرداری اور ہر ایک بغاوت کے طریق سے علیحدہ رہنے کے متعلق دی ہے -

ہم اس تبدیلیٔ خیال کی قدر کرتے - جس سے غیر مبائعین نے اپنے تمام ان بیہودہ الزامات کو واپس لے لیا ہے - جو گورنمنٹ کے متعلق ہم پر لگاتے رہے ہیں - اگر یہ محض اپنی بریت ظاہر کرنے کے لئے ہمارے دامن میں منہ چھپانے کے لئے نہ کی جاتی - لیکن اب ہم اس کو پرکاہ جتنی وقعت دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں - اور نہ اس سے ان کے اس مسلک پر پردہ پڑ سکتا ہے جو اسوقت

تک ہمارے متعلق انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ میں غیر مبایعین اپنے اس مسلک کو سامنے رکھ کر جو پیغام کے مندرجہ بالا حوالجات سے ظاہر ہے۔ ہمارے ان مضامین کو دیکھیں۔ جو مجبورًا اس لئے لکھنے پڑے ہیں کہ چونکہ وہ لوگ بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ اس لئے ان کی حرکات اور افعال کا ذمہ وار اس جماعت احمدیہ کو نہ سمجھا جائے۔ جو قادیان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جس کی نسبت حاکم وقت کی فرمانبرداری اور ہر ایک بغاوت کے طریق سے علیحدگی کی شہادت وہ خود دے رہے ہیں۔ اگر یہ مشکل پیش نہ آتی تو ہمیں کچھ لکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی اس پیغام کا مصداق "چور کی ڈاڑھی میں تنکا" یہ خیال کرنا کہ ہم غیر مبایعین کو گورنمنٹ کا باغی قرار دینے کے لئے حملے کر رہے ہیں مناسب نہیں ہے کیونکہ اگر ہمارا یہ منشاء ہوتا تو جتنا جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے بہت کچھ اہم اضافہ کیا جا سکتا تھا۔ مثلاً شورش کے ایام میں بشیر بیدہ سر لوگوں جو لنگر وغیرہ جاری کئے تھے ان میں چندہ دینا لیکن چونکہ نہ تو ہمارا یہ منشاء تھا۔ اور نہ اس کی ضرورت تھی۔ کیونکہ گورنمنٹ کے ذرائع معلومات بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ خود سب کچھ جانتی اور سمجھتی ہے۔ اس لئے ہم نے جو کچھ لکھا۔ وہ غیر مبایعین سے بے تعلقی ظاہر کرنے کے لئے۔ اور ان کے افعال کے اثر سے اپنی جماعت کو محفوظ رکھنے کے لئے لکھا۔ اور ایسے زبردست و قابل اور سچے واقعات کی بنا پر لکھا۔ کہ جس کی تردید انہیں آج تک جرأت نہیں ہو سکی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔

مذہبی تحریک کو پولیٹیکل کون بنا رہا ہے

باقی رہا یہ کہ ہماری طرف سے آپ کی مذہبی تحریک کو پولیٹیکل تحریک بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کی بجائے اگر آپ یوں کہتے کہ آپ لوگوں کے اپنے افعال اور حرکات پولیٹیکل سانچے میں ڈھل رہے ہیں تو زیادہ درست ہوتا۔ پھر یہ شکایت کرنے کا تو ہمیں حق ہے۔ اور جائز حق ہے۔ کیونکہ آج تک ہمارے متعلق اس قسم کی کوشش آپ کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ پیغام کے مندرجہ بالا حوالوں سے صاف ظاہر ہے۔ اور ان کے علاوہ مولوی محمد احسن صاحب جن کو اب بہت کچھ بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے وہ اپنے رسالہ اظہار الانصاف میں جو لکھ چکے ہیں۔ اس میں سے کچھ درج ذیل ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو مثیل مسیح ہیں۔ خلافت سیاسی کا کہیں دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ یضع الحرب پر ہی زور دیتے رہے ہیں۔ اور قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ و رحمۃ۔ لیکن آج کل کے اخبار و الفضل وغیرہ سے نیز انوار خلافت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی کو خلافت سیاسی کا بھی دعوےٰ ہے" صفحہ ۱۳

پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق لکھتے ہیں:-

"حضرت اقدس کے خلاف ایسی باتیں کیوں لکھی گئیں۔ جن سے بو سیاست آتی ہے؟" صفحہ ۳۳

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ایک مذہبی تحریک کو پولیٹیکل تحریک قرار دینے کی کوشش اس وقت تک غیر مبایعین کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ نہ کہ ہماری طرف سے۔ اس لئے جو الزام اب ہم پر لگایا جاتا ہے۔ اس کے اصل مصداق وہ خود ہی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کے شر کو انہیں پر الٹا دیا ہے۔ کاش! وہ غور کریں۔ اور دیکھیں کہ چاہ کن را چاہ در پیش والی مثال کیسی صفائی کے ساتھ ان پر منطبق ہو رہی ہے۔ اور وہ گڑھا جس میں دوسروں کو گرانا چاہتے تھے۔ اب خود اسی میں گر رہے ہیں ایسی صورت میں ان کا ہمارے متعلق یہ کہنا ہم اس تعلیم پر کاربند ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے حاکم وقت کی فرمانبرداری کے متعلق دی ہے محض اس لئے ہے کہ وہ بھی ہم میں شامل سمجھے جائیں حالانکہ یہ بالکل فضول خیال ہے کیونکہ ان کے اور ہمارے سیاسی خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے قلم سے ایک شیعہ صاحب کے سوال کا جواب

ایک شیعہ صاحب نے مندرجہ ذیل دو سوال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں تحریر کئے۔

چونکہ کمترین کا شیعہ مذہب ہے۔ اور دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم کے ماننے والا ہے۔ اور شیعہ مذہب کی رو سے اور کسی مدعی امامت کی امامت جائز نہیں ہے۔ سوائے بارھویں امام حضرت مہدی علیہ السلام کے جو مصداقات میں سے ہونگے۔ کیا خاکسار شیعہ مذہب میں رہ کر حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ لہٰذا حضور کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ معروض عریضہ کا جواب باصواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

ان کے متعلق حضور نے ذیل کا جواب اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔

(۱) یہ عقیدہ رکھ کر کہ بارھویں امام کے سوا کسی امام کی امامت جائز نہیں۔ کوئی شخص احمدی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ تو امام وقت کا ہے۔ اگر آپ کو امام نہ مانا۔ تو پھر بیعت کیسی۔ نواب محمد علی خاں صاحب کا سوال اور تھا۔ انہوں نے یہ دریافت کیا تھا۔ کہ وہ شیعہ بزرگوں کو بزرگ مانتے رہیں اور دوسرے بزرگوں سے افضل مانیں۔ سو ایسا عقیدہ رکھ کر بھی انسان بیعت میں آ سکتا ہے۔ تاوقتیکہ مسیح موعودؑ کے عقاید حقہ اس کے دل میں ایسا جذب پیدا کریں۔ کہ وہ اس کے بعد آپ کے ہر ایک قول و فعل کو حجت ماننے لگے

خاکسار

مرزا محمود احمد۔

شیعہ اور اُن کے امام غائب

واضح ہو کہ اثنا عشری شیعوں کا یہ اعتقاد کہ ہمارے بارھویں امام باوجود گذر جانے تقریباً ۱۱ سو برس کے ابھی تک زندہ ہیں۔ اور غائب اور فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ قیامت سے پہلے ضرور ظاہر ہونگے تاکہ زمین کو عدل سے بھر دیں۔ جیسے کہ وہ ظلم سے بھرپور ہو چکی ہوگی یہ کوئی جدید یا مبنی بر واقعات عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ ان سے پہلے کئی شیعہ فرقوں کا بھی یہ اعتقاد اپنے اپنے اماموں کے حق میں ہو چکا ہے۔ جیسے کہ تفاصیل مندرجہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ ان میں سے بدترین عقیدہ والے تین گروہ ہیں۔ پہلے فرقہ زیدیہ شیعہ میں سے جارودیہ ہیں۔ پھر روافض میں سے امامیہ پھر غالی شیعہ۔

(۱) پس جارودیہ ان میں سے ایک گروہ ہے جو کہ محمد بن عبداللہ بن الحسن بن الحسن ابن علی بن ابی طالب علیہم السلام (المعروف بہ نفس زکیہ علیہ السلام) کو حیّ لم یقتل و لا مات و لا یموت حتیٰ یملاء الارض عدلاً کما ملئت جوراً زندہ مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قتل نہیں کئے گئے اور نہ مرے۔ اور نہ مریں گے۔ جب تک ظاہر ہو کر زمین کو عدل سے بھر نہ دیں جیسے کہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔

نوٹ مجالس المومنین میں ہے کہ اکابر زمانہ اُن کو مہدی کہتے تھے۔ اور بعد از شہادت اُن کو نفس زکیہ کر کے بلاتے تھے "و اکابر زمانہ او را مہدی مے گفتند" مجلس ہشتم صفحہ ۳۶۳

لطیفہ مجالس المومنین میں ہی لکھا ہے کہ منصور عباسی نے اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ کو ان کی سرکوبی کے لئے مدینہ میں روانہ کیا تھا۔ اس نے آپ کو محصور کر لیا۔ جب محاصرہ کو ایک عرصہ گذر گیا۔ اور جن لوگوں نے آپکی نصرت کے وعدے لکھے تھے کوئی مدد کو نہ پہنچا۔ تو آپ گھر میں در آگئے اور جو خطوط گرد و نواح کے امراء شیعہ نے اُن کو بھیجے ہوئے تھے سب کو صندوق سے نکالا اور آگ میں ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ اب موت مجھ پر آسان ہوگئی ہے۔ "و ایں کتابت از جماعتے بود کہ با من سوگند خوردہ بودند بنصرت من" اور یہ خط و کتابت اس گروہ کی طرف سے ہے۔ جنہوں نے میرے ساتھ محبت اور جاں نثاری کا عہد باندھا تھا اب ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ خطوط منصور کے ہاتھ لگ جائیں۔ اور وہ اُن کو ہلاک کر دے۔

اور انہی میں سے ایک گروہ کا عقیدہ ہے۔ کہ عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام جو خلیفہ مستعین کے عہد میں کوفہ میں تھے۔ پس مستعین کے حکم سے محمد بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین اُن کے قتل پر مقرر کیا گیا جس پر یحییٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ مقتول ہوگئے۔ لیکن اس گروہ نے کہا کہ نہیں وہ نہ قتل ہوئے اور نہ مرے اور نہ مریں گے۔ حتیٰ یملاء الارض عدلاً کما ملئت جوراً۔

اور ایک گروہ نے کہا کہ محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب علیہم السلام جو خلیفہ معتصم کے عہد میں طالقان میں تھے زندہ ہیں۔ "و لم یمت و لا قتل و لا یموت" کہ نہ مرے نہ قتل ہوئے اور نہ مریں گے حتیٰ یملاء الارض عدلاً کما ملئت جوراً اور کیسانیہ جو مختار بن عبید (ثقفی) کے پیرو ہیں۔ اور ہمارے نزدیک وہ اپنے مذہب کے مطابق زیدیہ شیعہ کی ایک شاخ ہیں۔ کہ محمد (حنفیہ) بن علی۔ بن ابی طالب کوہ رضوی میں زندہ ہیں۔ اُن کے دائیں طرف شیر ہے اور بائیں پلنگ۔ ملائکہ اُن سے باتیں کرتے ہیں۔ صبح و شام کا کھانا ان کو مہیا کیا جاتا ہے۔ نہ مرے ہیں نہ مریں گے حتیٰ یملاء الارض عدلاً کما ملئت جوراً۔

(۲) اور امامیہ میں سے بعض روافض ہیں جو ایک فرقہ ہے ممطورہ نام۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ امام موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب علیہم السلام زندہ ہیں۔ نہیں مرے۔ اور نہ مریں گے حتیٰ یملاء الارض عدلاً کما ملئت جوراً۔

اور ایک فرقہ ان میں سے ناؤس المصری کا پیرو ناؤسیہ ہے۔ جو اسی طرح اُن کے والد بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو۔ اور ایک گروہ اسماعیلیہ ہے۔ جو اُن کے بھائی اسمٰعیل علیہ الرحمۃ ابن امام جعفر الصادق علیہ السلام کو

(۳) اور سبائیہ جو عبداللہ بن سبا حمیری یہودی کے پیرو ہیں۔ اسی طرح جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور اس پر یہ بھی زیادہ کرتے ہیں۔ کہ وہ بادلوں میں ہیں۔ اور اے کاش کہ معلوم ہوتا کہ کون سے بادل میں وہ رونق افزا ہیں۔ کیونکہ گرد ہوائی جب بادل تو بہت سارے ہیں جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مسخر بین السماء و الارض۔ اور جب جناب علی علیہ السلام کی شہادت کی خبر پہنچی تو عبداللہ بن سبا نے کہا تھا "لو اتیتمونا بدماغہ سبعین مرۃ ما صدقنا موتہ و لا یموت حتیٰ یملاء الارض عدلاً کما ملئت جوراً" کہ اگر تم ستر دفعہ اُن کا بھیجا بھی لیکر مجھ کو دکھاؤ تو میں کبھی اُن کی موت کی تصدیق کرنیکا نہیں۔

لطیفہ العجب ثم العجب کہ اثنا عشری شیعہ کا عقیدہ بھی علاوہ مہدی آخر الزمان کے جناب مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسا ہی ہے چنانچہ آیہ میثاق النبیین میں جو لتؤمنن بہ ہے کہتے ہیں کہ اس سے مراد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی سب انبیاء [illegible] دو باتوں کا۔ ایک تو یہ کہ جناب رسالتمآب پر ایمان

لائیں۔ اور دوسرا یہ کہ جناب علی کی نصرت کریگے
"ولتنصرنہ" کا یہی مطلب ہے۔ اور چونکہ دنیا
میں جناب علی علیہ السلام کی نصرت نہیں کی گئی اس
واسطے قیامت سے پہلے جناب علی علیہ السلام
زندہ کئے جائیں گے۔ اور تمام انبیاء بھی آدم سے
لیکر آنحضرت صلعم تک۔ اور وہ جناب امیر المومنین
علیہ السلام کی نصرت کریں گے۔ دیکھو مقبول ترجمہ
قرآن بحوالہ تفسیر عیاشی و قمی صلہ ۹ حاشیہ نمبر ۴۔
وضمیمہ مقبول ترجمہ صلہ ۵۴ و رسالہ رجعت مجلسی صلہ ۵۶

اسی طرح جناب علی علیہ السلام کے بادلوں
پر سوار ہونے کے متعلق لکھا ہے۔ کہ سکندر ذوالقرنین
کے پاس خدا نے دو بادل بھیجے تھے ایک ذلول
یعنی نرم۔ دوسرا صعب یعنی سخت اور انھیں
اختیار دیا تھا کہ جسے چاہیں پسند کریں۔ تو ذوالقرنین
نے ذلول کو پسند کیا تھا۔ ذلول وہ بادل ہے
جس میں بجلی اور گرج نہ تھی۔ صعب کو اس لئے
انھوں نے پسند کیا تھا کہ اسے خدا تعالے نے قائم
آل محمدؐ کے لئے رکھا تھا۔ بحوالہ کتاب اختصاص
شیخ مفید بروایت امام محمد باقر صلہ ۳۲۵ ضمیمہ
مقبول ترجمہ۔

لیکن اس روایت سے ایک قبل میں امام موصوف
سے ہی مروی ہے۔ کہ آنجناب نے صعب کو اختیار
کیا۔ وہ ساتوں زمینوں میں ان کو لے گیا۔ جن میں آنجناب
نے چار زمینیں آباد پائی تھیں۔ اور تین غیر آباد ایضاً
صلہ ۳۲۵۔

اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نسبت مروی
ہے۔ کہ حضرت ان دونوں ابروں پر سوار ہوکر ساتوں
زمین اور ساتوں آسمان کی سیر کریں گے۔ اور حضرت
بر آں ابر باسوار خواہند شد و بہ ہفت آسمان
و ہفت زمین خواہند گردید۔ رسالہ رجعت صلہ ۵
موجودہ زمانہ کی حیرت انگیز ایجاد ہوائی جہاز غالباً
اسی ہوائی ابر خوری کا پیش خیمہ ہے۔

اور بعض کیسانیہ کا اعتقاد ہے۔ کہ عبداللہ بن
معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ
(ابتک) عنہم جبال اصفہان میں زندہ ہیں۔ ولا بد لہٗ
ان یظہر اور ضرور ہے۔ کہ وہ ظہور فرمائیں
اور عبد اللہ موصوف مروان بن محمد کے عہد
خلافت میں فارس میں تشریف فرما تھے۔ اور
ابو مسلم نے ایک مدت ان کو قید خانہ میں محبوس
رکھا اور اس کے بعد ان کو قتل کردیا۔

اس کے بعد علامہ موصوف لکھتے ہیں۔ کہ ایسے
عقائد میں ان لوگوں کا مسلک ان یہود کے مطابق
ہے کہ ملک صیدق بن عابر بن ارفخشد بن سام
ابن نوح اور وہ شخص جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے پاس حاضر ہوا تھا کہ ساتھ رفقا و خضر ہوا ال
بن ناحور بن تارخ کا نکاح اپنے بیٹے اسحاق علیہ السلام
سے کریں۔ اور الیاس علیہ السلام اور فنحاس بن
العازار بن ہارون علیہ السلام آجتک زندہ ہیں
اور اسی طرف ہمارے بعض صوفیا بھی گئے
ہیں علاوہ ان کا زعم ہے کہ حضرت خضر اور الیاس
علیہم السلام آجتک زندہ ہیں۔ اور ان میں سے
بعض کا دعوے ہے کہ الیاس سے جنگلوں میں
اور خضر سے سبزہ زاروں اور چراگاہوں میں
ملاقات کی۔ اور یہ کہ جس وقت ان کو کوئی یاد کرے
فوراً حاضر ہوجاتے ہیں۔

اس کے جواب میں علامہ موصوف فرماتے
ہیں کہ اچھا اگر زمین کے شرق و مغرب و شمال و
جنوب اور ایک ہزار مقام میں ایک ہی منٹ میں
یاد کیا جائے۔ تو وہ کیا کریں گے۔ اور ہم کو ایسے
لوگوں سے بہت دفعہ ملنے کا اور گفت و شنید
کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ ان میں سے ایک ابن
خنی الحلیل مشہور محدث ... اور وسیع الروایت ہیں۔
اور منجملہ محمد بن عبداللہ کا شبہ ہے۔ اور مجھ کو
اس نے کہا کہ میں جعفر علیہ السلام کا ہم نشین ہوں
اور کئی دفعہ ان سے بات چیت کرچکا ہوں اور سمجھ کو
بہت سے ہیں۔ حالانکہ وہ اس آیہ قرآنی کو سن چکے
ہیں۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
اور رسول اکرم کی حدیث لا نبی بعدی۔ پھر کس طرح
ایک مسلم جائز رکھتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد
کسی نبی کا روئے زمین پر موجود ہونا ثابت کرے۔
حاشا و کلا۔ حالانکہ رسول صلعم نے صرف عیسیٰ بن
مریم کے آنے کو زمانہ آخر میں اس سے مستثنیٰ
فرمایا ہے۔ از روے احادیث صحیحہ مستندہ ثابتہ
کے اور غرا طہ کے کفار آجتک صالح بن طریف کے
آنے کے منتظر ہیں۔ جنہوں نے ان کے واسطے
ایک دن تجویز کیا تھا۔ اور شیعہ امامیہ میں سے جمہور
اور متکلمین وغیرہ بہ تعداد کثیر کہتے ہیں کہ محمد بن حسن
عسکری علیہ السلام جو ان کے اعتقاد میں امام منتظر
ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور نہ مرے ہیں اور نہ
مریں گے جب تک کہ ظاہر ہوکر زمین کو عدل و انصاف
سے بھر نہ دیں۔ جیسے کہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ اور ان
میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ اس کا سن ولادت (جو
کبھی پیدا ہی نہیں ہوا) سنہ ۲۶۰ھ ہے۔ جس سال میں
کہ ان کے والد بزرگوار فوت ہوئے تھے۔

دیکھو کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل۔ علامہ
ابن حزم صلہ ۱۸۱ جزو رابع۔

ولنعم ما قیل ؎

کہانیاں ہیں بقائے مسیح و مہدی و خضر
بقا کا نام کہاں اس جہان فانی میں

خاکسار خادم حسین

گندم کا نرخ

گذشتہ ماہ میں گندم بہت گراں
ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ کچھ تو
سٹہ بازی ہے اور کچھ وہ مطالبہ جو ہندوستان کے
دیگر صوبوں کا گندم کے لئے پنجاب پر رہا ہے۔ اس ضمن میں
یہ معلوم کرنا تسلی بخش ہے۔ کہ جون اور جولائی کے مہینوں میں
یہ گرانی بہت حد تک رفع ہوجائیگی۔ کیونکہ مہتمم اجناس
خوردنی نے دیگر صوبوں کو اجازت دی تھی۔ کہ مئی کے
مہینے میں ۲۹ ہزار ٹن گندم پنجاب سے لے سکیں۔
مگر جون میں محض ۱۳ ہزار ٹن کے لئے اجازت دیگئی
ہے۔ اور اسی قدر مقدار کی جولائی کے لئے اجازت ہوگئی
ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اس
سال سارے ہندوستان میں بارش برموقع ہوگئی ہے۔ اس لئے پنجاب پر موسم خزاں میں زیادہ بوجھ نہیں پڑیگا۔ یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ اس سال ہندوستان سے باہر غلہ نہیں بھیجا جائیگا۔

فہرست نومبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنیوالوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں انکو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انھیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

بابت ماہ مارچ ۱۹۱۹ء

۳۲۰ محمد قاسم صاحب گلبرگہ نظام دکن
۳۲۱ عبدالغنی صاحب ”
۳۲۲ عبدالرحمن صاحب ”
۳۲۳ غلام مرتضیٰ صاحب ”
۳۲۴ عبدالرؤف صاحب ”
۳۲۵ عبدالقادر صاحب ”
۳۲۶ پیر محمد صاحب وکیل ”
۳۲۷ پیر محمد صاحب ”
۳۲۸ عبداللہ صاحب ”
۳۲۹ شیخ امام صاحب ”
۳۳۰ محمد اسمعیل صاحب ”
۳۳۱ چودھری قاسم علی خانصاحب ضلع شاہپور
۳۳۲ سید علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۳۳ صاحب داد خانصاحب ضلع جالندھر
۳۳۴ برکت علی صاحب ” امرتسر
۳۳۵ محمد اسمعیل صاحب ” ڈیرہ غازیخان
۳۳۶ نواب دین صاحب ” سیالکوٹ
۳۳۷ خان محمد صاحب ” لائل پور
۳۳۸ قائم دین صاحب ”
۳۳۹ ماکے خانصاحب ” ہوشیارپور
۳۴۰ احمد دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۴۱ حاجی کریم بخش صاحب ” شاہپور
۳۴۲ جلال دین صاحب ” سیالکوٹ
۳۴۳ صدر الدین صاحب ” امرتسر
۳۴۴ محمد صدیق صاحب لائل پور
۳۴۵ سراج الدین احمد صاحب علاقہ پٹیالہ
۳۴۶ محمد حنیف صاحب ضلع گورداسپور
۳۴۷ جان محمد صاحب نابھ
۳۴۸ محمد صالح صاحب ضلع گجرات
۳۴۹ رحمت خانصاحب ” ”
۳۵۰ لال دین صاحب ” شاہپور
۳۵۱ محمد شفیع صاحب ” گجرات
۳۵۲ فضل محمد صاحب ” لدھیانہ
۳۵۳ عبدالواحد صاحب سیالکوٹ
۳۵۵ قدرت اللہ صاحب پٹیالہ
۳۵۶ عمر بخش صاحب ضلع گجرات
۳۵۷ غلام محمد صاحب ” سیالکوٹ
۳۵۸ اللہ داد صاحب ” گجرات
۳۵۹ عبدالستار صاحب ” جہلم
۳۶۰ پیر محمد صاحب ” گجرات
۳۶۱ کریم داد صاحب ” گجرات
۳۶۲ محمد الدین صاحب ” ”
۳۶۳ سلطان صاحب ” ”
۳۶۴ عبدالعزیز صاحب ” سیالکوٹ
۳۶۵ عبداللہ صاحب ” ”
۳۶۶ عالمگیر صاحب ضلع گورداسپور
۳۶۷ اللہ رکھا صاحب ” ”
۳۶۸ فیروز الدین صاحب ” ”
۳۶۹ غلام حسین صاحب ” گجرات
۳۷۰ غلام حسین صاحب دویم ” ”
۳۷۱ جلال دین صاحب ” گجرانوالہ
۳۷۲ محمد رمضان صاحب ” ”
۳۷۳ محمد صادق صاحب ” گجرات
۳۷۴ حسن محمد صاحب ” ”
۳۷۵ محمد حسین صاحب ضلع گجرات
۳۷۶ کریم بخش صاحب ” ”
۳۷۷ محمد الدین صاحب ” ”
۳۷۸ غلام محمد صاحب ” ہوشیارپور
۳۷۹ علی محمد صاحب ” جالندھر
۳۸۰ غلام محمد صاحب ” سیالکوٹ
۳۸۱ شریف احمد صاحب ” ”
۳۸۲ دوست محمد صاحب ” شاہپور
۳۸۳ کریم بخش صاحب ” ”
۳۸۴ فضل الٰہی صاحب ” ”
۳۸۵ فضل کریم صاحب ” جہلم
۳۸۶ ابراہیم صاحب ” سیالکوٹ
۳۸۷ اللہ دتا صاحب ” گجرات
۳۸۸ محمد بخش صاحب ” سرگودھا
۳۸۹ برہان الدین صاحب ” راولپنڈی
۳۹۰ غلام علی صاحب ” ”
۳۹۱ کرم رسول صاحب ” گجرات
۳۹۲ محمد علی صاحب سیالکوٹ
۳۹۳ محمد حسین صاحب ” گجرات
۳۹۴ محمد عبداللطیف صاحب ” ”
۳۹۵ یوسف صاحب ” گورداسپور
۳۹۶ لبھا صاحب ” گجرانوالہ
۳۹۷ سکندر صاحب ” منٹگمری
۳۹۸ اسمعیل صاحب ” گجرانوالہ
۳۹۹ غلام مصطفےٰ صاحب ” لائل پور
۴۰۰ امام الدین صاحب ” گجرانوالہ
۴۰۱ غلام محمد صاحب ” ”
۴۰۲ اللہ دتا صاحب ” گجرانوالہ
۴۰۳ فضل احمد صاحب ” گجرات
۴۰۴ محمد شفیع صاحب ” گورداسپور
۴۰۵ حسین بخش صاحب ” [illegible]
۴۰۶ محمد امین صاحب ” سرگودھا
۴۰۷ محمد اسمعیل صاحب ” شاہپور
۴۰۸ اللہ بخش صاحب ” ”

اشتہارات

نصف قیمت ۹/۱۲

صرف رمضان شریف کے لئے

مکالمہ مسلمان و آریہ ۱ر

تین ضروری مضامین مع تبلیغ سلسلہ ۲ر

مسہل روحانی " " " " ۱ر

کتب ہنی احمدی نقطہ نظر سے ۱ر

فک الشبہات متعلقہ احمدیت ۱ر

خیالات دربارہ مستورات مع تبلیغ ۲ر

زبانی حساب بچوں کے لئے مفید ۱ر

انشاء فیض منشا۔ مضمون نویسی وغیرہ پر ایک رسالہ مفید بطرز جدید ۴ر

پکار حق مع ٹائیل احمدی پنجابی نظم جس کے حاشیوں میں قرآن و حدیث روایتوں سے نہایت متینی دکار آمد حوالے سلسلہ حقہ کی تائید میں درج کئے گئے ہیں۔ ۴ر

تنبیہ ۔ شہید صادق ۔ ایک زوردار عبرت انگیز نظم جو تقوی و صلاح کا جوش دلانے والی ۔ ۲ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم ۸ر

تبلیغ احمدیت مختصر و عام فہم رسالہ ۱ر

غیر احمدیوں سے ۵۵ سوال ۱ر

بچوں کی سوغات۔ ایک دوسرے کی دلچسپ داستان دلچسپ عورتوں اور لڑکیوں کیلئے دلچسپ ۱ر

انوکھی استانی احمدی عورتوں کیلئے اعلیٰ قابل تقلید نمونہ ہے

تنبیہ کا خطبہ انوکھی استانی کی نہایت درسی آموز تقریر ۲ر

صبر کا اجر ہر دو حصہ حیرت انگیز واقعات - عبرت خیز حالات زنانہ زبان کی عورتوں کو انہی کی سہل و سلیس زبان میں مختصر مگر جامع و مؤثر تبلیغ عورتوں کی اخلاقی و تمدنی اصلاح نیز ضروری باتوں کا عطر مجموعہ ہے - فی حصہ ۵ر

تسہیل الفقہ مع عربی و اردو (نوٹ یہ اصل قیمتیں ہیں) ۱ر

ملنے کا پتہ ... فرید آبادی تاجر کتب قادیان

مجرب دوائیں طلب فرمائیں ۱۴/۱۲

(۱) شربت فولادی فی بوتل کلاں سے ر طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے - قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے - (۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں عہ دافع قبض ہے معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے اور کسی قسم کا ضعف نہیں ہوتا ہے نیز حکیم صاحب کی چٹنی بھی ایک دوا ہے خوش ذائقہ ہاضمہ اشتہا کو زیادہ کرتی ہے - گولیاں ہر قسم کے بخار کو نافع اور مصفی خون اور قبض نہیں ہونے دیتیں ۵ گولیاں دافع قبض ہر قسم کے قبض کو دفع کرتی ہیں جس صاحب کو جس دوا کی ضرورت ہوگی ان کے طلب کرنے پر بذریعہ وی پی بھیجی جا سکتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا اور ان دواؤں کو مفید پایا حضرت سفارش فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرورت مند دوست استعمال فرما دیں - علاوہ مذکورہ بالا ادویہ کے حکیم صاحب اور دوائیں بھی تیار کرتے ہیں۔

حکیم نور احمد صاحب احمدی اینڈ کو اکونہ پرار

دو نئی کتابیں ۶/۱۲

معارف القرآن } حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن شریف سے پہلے دس پاروں کے نوٹ مرتبہ قاضی اکمل صاحب

قیمت اصلی ۱۰ ر رعایتی ۸ر

براہین العقائد ہستی باری تعالیٰ - ملائکہ - قرآن مجید کے بعد سلسلہ الہام - آنحضرت صلعم کی صداقت - قیامت اور تقدیر پر سلسلہ احمدیہ کے نامور علماء کے مضامین پارہ لائق درج ہیں - قیمت ۱ر رعایتی ۸ر ملنے کا پتہ :-

محمد فخر الدین ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان -

اصلی ممیرا ممیرے کا سرمہ - سست سلاجیت

ممیرے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلیفہ اول نے کی اور سرمہ کی ترکیب انہوں نے ہی بتلائی ہے - اور فرمایا ہے در برائے امراض چشم بسیار مفید است " ممیرے کی قیمت فی تولہ عہ اور سرمہ فی تولہ ۲ر

سست سلاجیت فی تولہ عہ مقوی اعضائے رئیسہ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر - رتی سنگھ جیت قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ اور درد مفاصل کیلئے مجرب ہے

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت ضرورت ۱۱/۱۲ ضرورت

ہمیں ڈیرہ دون دوکان کیلئے ایک تجربہ کار چست اور محنتی احمدی ڈرائیور کی ضرورت ہے جو موٹر کاروں کی مرمت کا کام بخوبی جانتا ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے - احمدی احباب عند الضرورت ہم سے ٹائر اور ٹیوب اور فورڈ اور دیگر کار کا نیا مال منگوا کر فائدہ اٹھائیں - اور پہنچائیں -

پتہ

محمد امین خان سکریٹری پنجاب موٹر سٹور ریلوے سٹیشن ہردوار ڈیرہ دون

حب اکسیر جنین ۱۰/۱۲

یہ گولیاں مولانا نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب المجرب ہیں - جو گھر اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے - جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر دل کو پاش پاش کر دیتی تھی یا قبل از وقت حمل ضائع ہو جاتے تھے - یا جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد کچھ دن زندہ رہ کر فوت ہو جایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمہ سہتے سہتے ناامید و مایوس ہو چکے تھے - اب وہ سب گھر ان گولیوں کے استعمال سے بھرے ہوئے ہیں قیمت فی تولہ عہ

نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

جلد طلب فرمائیے ۹/۱۲

حمائل عکسی عہ قرآن مجید شاہ رفیع الدین والا مترجم ۴ر حمائل اعجازی الصفت عہ قاعدہ یسرنا القرآن ۱۳ر (جس کی پیشگی قیمت آنے پر ا ر روپیہ کمیشن دیا جائیگا) نغمہ اکمل ہر حصہ ۶ر کسر صلیب حصہ اول ۱۲ر (نایاب) سہاگ نامہ ۱ر قریب الختم - مرزا مہدی اور جھوٹے مہدی والی - ۱ر جنتری ... جلد دن اکٹھی ۵ر المشتہر ...

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ان کی قدر کرو۔ اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے تو اس کے علاج میں سستی نہ کرو۔ خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے مرض کی تشخیص کے لئے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے۔ اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں۔ ناخونہ موتیابند پڑوال پھولا جالا ککرے۔ ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لئے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں۔ جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔

گکھڑوں کا سرمہ فیتولہ ۴ سرمہ نوری فیتولہ ۳ گولی دافع ضعف بصر فیتولہ عہ سرمہ زنگاری (از مولوی نور الدین صاحب طبیب شاہی) فیتولہ عہ خارش چشم کا انجن فیتولہ ۲ سرمہ

حکیم محمد اسمٰعیل (گوڈیوالہ) از قادیان ضلع گورداسپور

معذرت

غلطی کی وجہ سے حکیم صاحب کے اشتہار میں سے ان سرموں کا ذکر رہجاتا رہا ہے۔ سرمہ نوری فیتولہ ۳ روپے۔ سرمہ زنگاری (مولانا نور الدین صاحب) فیتولہ عہ اور خارش چشم کا انجن ۲ تولہ ہے عہ تولہ غلطی سے چھپا تھا (مینیجر)

نرخنامہ اشتہارات

مدت	اجرت صفحہ	اجرت نصف صفحہ	اجرت ¼ صفحہ	اجرت ⅛ صفحہ	اجرت [illegible]	اجرت [illegible]
یکسال ۵۲ بار	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۲۶	۲۲
۶ ماہ ۲۶ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
۳ ماہ ۱۳ بار	۵۵	۴۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ ۴ بار	۲۱	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایکبار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ چھ دو صفحے پر ہو اس کی اجرت بالمقطع پانچ روپے اور اس سے آگے فی دو صفحے ۴ر سینکڑہ فی سطر ۲ر اجرت ایکبار کے لئے۔

الفضل

ایک ایسی جماعت کا آرگن ہے۔ کہ جو خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے۔ اور جس میں ہر طبقہ کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ اور مذہبی اخبار ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس کا فائل محفوظ رکھتا ہے اس لئے اسمیں اشتہار دینے سے بہت فائدہ ہے (مینیجر)

506

حضرت مسیح موعودؑ نے

قاعدہ یسرنا القرآن کی نسبت فرمایا ہے :۔ رہِ تعلیم اِک تُو نے بتا دی ۔ فَسُبحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ ۔ اسلئے احباب کو چاہیے کہ اِسی قاعدہ پر بچوں کو پڑھائیں۔ یہ قاعدہ ختم ہو گیا تھا۔ اب چھپ کر آ گیا ہے۔ تمام درخواستیں صرف مصنف کے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہییں۔ قیمت مکمّل قاعدہ یعنے ہر دو حصّہ ۴ر قیمت صرف حصّہ اوّل ۱ر۔ زیادہ تعداد کے خریداروں کو قیمت میں رعایت ہو گی۔

ملنے کا پتہ ۔ پیر منظور محمد ۔ قادیان ۔ پنجاب ۔

سرحدی شورش

امیر کے خلاف بغاوت۔ چترال سے خبر آئی ہے کہ وادی باشگل میں کاندیش کے کافروں نے امیر کے خلاف بغاوت کردی ہے۔

افغانوں کی شکست۔ ایک غیر سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چترالیوں نے افغانیوں کو نارسٹ کے نزدیک شکست دی اور وہ پسپا ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اسمار کو خالی کردیا ہے۔ ڈکہ سے ہمارے ہراول نے سگرکھی درہ میں سے بلا مزاحمت گذر کر دیکھ بھال کی۔

افغانی وفد کی واپسی۔ جن افغانی سفیروں کو ہم نے پشاور میں بطور حفظ ماتقدم روک لیا تھا۔ ۱۴ مئی کو ہم نے ان کو واپس بھیجدیا۔

وادی خوست میں سرگرمی وادی خوست میں دشمن کی بھاری فوج سے مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے کافی انتظام کر رکھا ہے۔ اور اپنی سپاہ کھینچ لی ہے۔ سنا گیا ہے کہ کوہستان میں سرحدی قبائل اور بہت سے غلزئی امان اللہ کے خلاف حکومت افغانستان کے دیگر طرفداروں کی حمایت کر رہے ہیں۔

پاراچنار کی حالت۔ یکم جون کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پاراچنار کی حالت بدستور تسلی بخش ہے تھل سے نادر خاں کی نقل و حرکت کے متعلق مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ میران شاہ میں بھی حالت بدستور ہے۔ کچھ محسود لشکری خنڈوالہ کے قریب دیکھے گئے ہیں۔ لیکن بھٹانیوں کی سرزمین جن کے علاقہ میں یہ چوکی واقع ہے تسلی بخش ہے۔

جنوب میں مرتضیٰ کے قریب ہمارے رسالے کے ایک دستہ نے تین سو وزیریوں محسودیوں کی ایک جماعت کا تعاقب کیا ان میں سے ۲۰ مارے گئے پانچ گرفتار ہوئے۔ اور متعدد زخمی ہوئے ہماری طرف سے آٹھ آدمیوں کا نقصان ہوا۔

ڈکہ کے محاذ پر کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ہمارے رسالے برابر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ سیستان میں امن ہے اور ذی اثر اشخاص ہمارے لئے فوج بھرتی کرنے پر آمادہ ہیں۔

وزیرستان پر حملہ یکم جون ایسوسی ایٹڈ پریس کا تار مظہر ہے۔ کہ نادر خاں کی حیرت خیز اور غلط چالوں نے گذشتہ ہفتہ میں خاص شکل اختیار کرلی ہے۔ درویش خیل اور محسودیوں کی مدد حاصل کرکے اس نے تین مختلف راستوں سے افغان سپاہ اور ۱۴ توپوں کے ساتھ وزیرستان کا رخ کیا گذشتہ جمعرات کو غنیم کی سپاہ کرم وادی میں پیوار کوتل سے تھل تک اور میران شاہ اور گومل کے محاذ پر دیکھی گئی۔

نادر خاں کی نقل و حرکت ظاہر طور پر نادر خاں کی یہ نقل و حرکت اہم نظر آئیگی۔ لیکن یاد رہے۔ کہ وزیرستان سرکاری علاقہ نہیں ہے۔ بلکہ مختلف قبائل کے قبضہ میں ہے۔ کوہاٹ اور بنوں کے اضلاع ہماری سرحدیں ہیں۔ اور وہاں دشمن کا قطعی کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ اگرچہ وزیرستان میں قبائلی لشکر لیما کی مدد کے باوجود ہماری معمولی چوکیوں کا رخ بھی نہیں کرسکے تھل پر توپخانہ کی موجودگی میں بھی دشمن نے نشانہ بازی پر ہی اکتفا کی۔

وزیرستان میں افغانوں کی مشکلات۔ حقیقت یہ ہے کہ افغانوں کو ایک طرف تو ہم سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسری طرف وزیریوں کی حرکات وسکنات کو نگاہ میں رکھنا پڑتا ہے۔ موجودہ حالت قریباً مہمند کے واقع کی طرح ہے۔ جبکہ ملا جان بادشاہ کو بحالت مجبوری شب قدر کے حملے کا خیال ترک کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اسے مہمندوں پر بھروسہ نہ تھا۔ اور ایسی حالت میں وہ دو دشمنوں میں گھر گئے سے ڈرتا تھا۔ بہرحال نادر خاں نے اس خطرے کو قبول کرلیا ہے اب یہ دیکھنا باقی ہے۔ کہ ہمارا حملہ شروع ہونے پر۔ سرحدی قبیلے کیا روش اختیار کرتے ہیں۔

برطانوی چوکیوں کا استحکام وزیرستان میں قبائلی لشکر کا اجتماع جاری ہے۔ بعض مقامات سے ہم اپنے ارادے کے مطابق پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ باقی کل فوجی چوکیاں کامل طور پر محفوظ ہیں۔ دشمن کی یہ حالت ہے۔ کہ مقابلہ پیش آتے ہی وہ کسی آبادی یا سڑک کا رخ کر لیتا ہے۔

افغانی توپیں۔ افغانوں کے پاس نو پونڈر وزنی چند توپیں ہیں جن سے انہوں نے تھل پر گولہ باری کی ہے۔ اس کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ گولے بڑے زور سے پھٹتے ہیں۔ لیکن ان کا تباہ کن اثر بہت ہی کمزور ہے۔

افغانوں کا وزیریوں سے خوف یہ بات اچھی طرح سے واضح نہیں ہوتی۔ کہ افغان ہماری چوکیوں کو جو ان کے پیچھے ہیں چھوڑ کر آگے کیوں بڑھتے ہیں۔ اس بات میں ذرا شک نہیں۔ کہ وہ کوہاٹ یا بنوں کی طرف آنا چاہتے ہیں۔ اس اثناء میں ہماری فوجوں کا اجتماع بڑے زور پر ہو رہا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ جب ہماری فوج میدان جنگ میں افغانوں پر حملہ آور ہوگی تو افغان بھاگ نکلیں گے۔ اور وزیری ان پر حملہ کریں گے۔ ہماری چوکیوں پر افغانوں کے کمزور حملے کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ سرحدی قبائل نقصان اٹھانا نہیں چاہتے۔ وہ صرف افغانوں کو اپنے ملک میں لاکر پھنسانا چاہتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ اسمار اور کافرستان کی خبروں کا امیر پر کیا اثر ہوا ہے۔ چترالیوں کی فاتحانہ پیش قدمی کے سامنے افغان برکوٹ سے بھاگ گئے ہیں۔

جرمن اور آسٹروی افسر جنگ یورپ کے آغاز میں چند جرمن و آسٹروی اسیران جنگ کابل میں مقیم تھے ان میں سے بعض تو وہاں سے نکل گئے اور

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)